© rasailojaraid.com

مَیں مَیں

آج دی خبر

ف۔ر۔ی

ڈکٹیٹروں کی شروع سے ہی حکومت کرنے کیلئے دو ترجیحات رہی ہیں (۱) قوم کو تقسیم کرو اور حکومت کرو (۲) قوم کو رنگ وراگ میں الجھاؤ۔ ایوب خان سے لے کر یحییٰ خان، ضیاالحق سمیت پرویز مشرف تک سب فوجی ڈکٹیٹر ایک ہی ڈگر پر چلتے دکھائی دیتے ہیں البتہ پرویز مشرف "وکھری ٹائپ" کے ڈکٹیٹر ہیں۔ اور اس بات کا اعلان انہوں نے اپنے ابتدائی دنوں میں بھی کیا تھا کہ "میں" نہ ایوب ہوں نہ ضیاء بلکہ "میں، میں" ہوں۔ اور واقعی یہ ان دونوں سے تو کیا باقی سب سے بھی الگ ہیں اور ہمیں جو شروع میں غلط فہمی ہوگئی تھی کہ شاید یہ فرعون اور ابلیس والی "میں" ہے وہ اب دور ہو چکی ہے کیونکہ یہ تو اپنے بیگانے بھی جانتے ہیں کہ یہ "میں" بکری والی "میں، میں" نکلی ہے۔ سابقہ جرنیلوں سے وکھری ٹائپ کے اس لئے ہیں کہ سابقہ جرنیل تو کچھ نہ کچھ "رکھ رکھاؤ" رکھتے تھے۔ اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اپنی بداعمالیوں اور "کرتوتوں" کو قوم سے اوجھل رکھا جائے مگر یہ صاحب تو ان سے دو چار ہاتھ کیا "کافی" آگے گزر چکے ہیں کہ جہاں آئین، اخلاق، تہذیب، عدل وانصاف، شرم وحیا حتیٰ کہ زبان کی سنجیدگی تک کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ اور ہر گزرتے دن کے ساتھ اسکے "درشت" لہجہ میں مزید "تلخی" در آتی ہے۔ اسی درشتی، تلخی اور غصے میں موصوف کو یہ بھی ہوش نہیں رہتا کہ میرے الفاظ کی کاٹ کی زد میں مخلوق خدا میں سے کون کون سی رفعت مآب ہستیاں آتی ہیں بلکہ خود خالق کائنات جل جلالہ کی ذات اقدس پر بھی متعفن الفاظ کی گندگی کے چھینٹے پڑتے ہیں۔

یہ کس قدر ستم ظریفی، ظلم، زیادتی ہے کہ جو ملک اسلام کے نام پر، کلمہ طیبہ کے نعرے کے ساتھ، اسلام کا نام لینے، کلمہ طیبہ پڑھنے اور مسلمان کہلانے والوں نے خون کا صرف نذرانہ ہی نہیں دیا تھا بلکہ دریا بہا کر حاصل کیا تھا اس ملک کی بچی کھچی زمین پر اسلام کا نام لینا، کلمہ طیبہ پڑھنا انتہا پسندی اور جرم ہے۔ مگر اسلام کا مذاق اڑانا۔ حدود اللہ پر طنز کرنا۔ اسلامی آداب، سیرت وکردار کو سرعام بھنبوڑنا، اعتدال پسندی، روشن خیالی کہلاتی ہے۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ جناب پرویز! اگر یہ کہنا کہ چوروں کے ہاتھ کاٹ کر قوم کو "ٹنڈ منڈ" نہیں کیا جا سکتا۔ انتہا پسندی نہیں تو قرآن کریم کی یہ آیات سنانا کیسے انتہا پسندی ہے؟ کہ عرش کے رب نے یہ حکم نازل فرمایا ہے "چور مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ دو" اگر یہ انتہا پسندی نہیں کہ آپ کہیں جو لڑکیوں کو نیکروں میں نہیں دیکھ سکتے وہ آنکھیں بند کرلیں تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہ "اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور تمام مومنوں کی عورتوں کو فرما دیجئے کہ وہ موٹی چادروں سے اپنے چہروں کا پردہ کرلیں" انتہا پسندی کا فتویٰ کیوں جاری کرتے ہو۔ تم بش کی "کروسیڈ" کا حصہ بنو تو انتہا پسندی نہیں۔ مسلمان عورتوں، بچوں، بوڑھوں کی عزت، جان مال کے تحفظ کیلئے آواز اور قدم اٹھانا کیوں انتہا پسندی کے زمرے میں آتا ہے؟ اگر تمہاری عورتوں کا ہندوؤں اور سکھوں کے گلے میں بانہیں ڈال کر جھومنا (جیسا کہ کرکٹ بورڈ کے چیرمین شہریار کی بیوی کی بھارتی وزیر خارجہ کے ساتھ تصویر نوائے وقت لاہور میں شائع ہوئی ہے اور اس سے بھی بڑھ کر بے غیرتی یہ کہ یہ دیوث شہریار کہتا ہے یہ محبتیں تو 50 سال سے تھیں اور میری بیوی نٹور سنگھ کو اسی طرح ملی ہے جس طرح میں نٹور سنگھ کی بیوی کو ملتا ہوں یعنی دونوں "رن وٹاؤ" بھائی ہیں) انتہا پسندی نہیں؟ ہمارا اپنی ماؤں، بہنوں، بہو، بیٹیوں کو شریعت اسلامی کے حکم کے مطابق چادر اور چار دیواری کی عظمت کی علامت بنانا کیونکر انتہا پسندی ہے؟ اگر تمہارا ہندوؤں سکھوں، یہودیوں کے ساتھ جام چھلکانا انتہا پسندی نہیں تو ہمارا چہروں پہ سنت رسول ﷺ کو سجانا کیسے انتہا پسندی بن جائیگا؟

کچھ خدا کا خوف کرو ہاتھی کے دانتوں کی طرح لینے اور دینے کیلئے الگ الگ پیمانے نہ بناؤ۔ تمہیں یاد ہونا چاہیے کہ ایک وقت تم نے اس مالک ومختار کی عدالت میں بھی پیش ہونا ہے جہاں تمہاری وردی اور تمہارا "ایل۔ایف۔او" اور کوئی بش یا اس کا باپ تمہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں چھڑا سکے گا۔ کوئی قاضی حسین احمد، فضل الرحمٰن اور سمیع الحق تمہارے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ وہاں کوئی عدالت تمہیں ریلیف نہیں دے سکے گی۔ فوج اور پولیس، اصحاب "ق" اور پیٹریاٹس تمہارا ہاتھ نہیں بٹا سکیں گے۔ بلکہ اب دنیا میں تو آپ کا نام لے کر ہزاروں لوگ بلکہ میرا جیسی کنجری بھی موج میلہ کر رہی ہے (اداکارہ میرا پر ایک بھارتی فلم میں ایک ہندو اداکار کا بوسہ لیتے ہوئے کا منظر سین بند کروانے پر جب لوگوں نے تنقید کی تو اس نے کہا کہ پرویز مشرف سے شکایت کرونگی) لیکن قیامت کے دن سزا میں آپکا کوئی ساتھی نہیں بنے گا بلکہ یہ سب لوگ آپ کے خلاف گواہ ہونگے۔ اور آپکو اکیلے ہی بھگتنا ہوگا۔

اس لئے بہتر تو یہ تھا کہ آپ ایسے لوگوں کی سرپرستی سے ہاتھ کھینچ لیتے۔ لیکن افسوس کہ آپ تو یہ اعلان کر رہے ہیں کہ بسنت بہت کامیاب رہی آئندہ اسلام آباد میں منانے کا بھی پروگرام بنایا جائے گا۔ ممکن ہے آپ نے اس لئے کامیاب قرار دیا ہو کہ اس بسنت بہار پر تقریباً 25 جانیں آپکی تفریح طبع کی بھینٹ چڑھ گئی ہیں سینکڑوں زخمی ہوئے اور پھر اچھرہ لاہور میں پوری مارکیٹ کا جل کر راکھ کا ڈھیر بن جانا بھی تو بسنت کی "باقیات خرافات" کا ہی نتیجہ ہے۔ آپ چونکہ فوجی ہیں اور فوجی اسی جنگ کو ہی کامیاب سمجھتا ہے جس میں دشمن کا نقصان زیادہ سے زیادہ ہو اور اس وقت شاید آپ اپنی قوم کو ہی اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں (اسی لئے تو بار بار اعلان کرتے ہو کہ ہمیں باہر سے نہیں بلکہ اندر سے خطرہ ہے) اب بھی وقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کی درخواست پیش کرو۔ اور جو کچھ آپ کہہ اور کر چکے ہیں اس کی تلافی کیلئے حدود اللہ کو نافذ کرو۔ شعائر اسلام (پردہ، داڑھی وغیرہ) کی حفاظت، عزت توقیر اور احترام کی "خو" پیدا کرو۔

اگر آپ یہ سب کرنے کی بجائے قوم کو علماء کرام کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور انہیں ووٹ نہ دینے کی ترغیب دیں گے اور خانہ جنگی کے حالات پیدا کرنے کی سعی کریں گے اور ایسا کرنا آپ اپنا حق سمجھیں گے تو پھر جواب میں اگر دوسرا فریق آپ سے یہ اپیل کردے کہ اگر آپ کے طور اطوار یہی رہنے ہیں تو آپکی مہربانی آپ نہر والی حویلی کو جا کر آباد کرلیں۔ تو پھر آپ اس کے آزادی اظہار کے حق کا انکار کر سکتے ہیں؟ حالانکہ علماء کرام کا ہی وہ مظلوم اور خادم طبقہ ہے کہ جو آدمی کی پیدائش سے لیکر موت تک ہر لمحہ اور ہر موڑ پر قوم کی خدمت میں لگا رہتا ہے۔ بلکہ کسی روشن خیال اور اعتدال پسند کے جائز اور حلال طریقے سے اس دنیا میں آنے میں ایک عالم دین کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔ مگر اس مظلوم طبقہ کو بھی یہ کہنا پڑتا ہے:

جن پتھروں کو عطا کی ہم نے دھڑکنیں
جب انہیں زباں ملی تو ہم ہی پر برس پڑے

© rasailojaraid.com